۵۱
۸۹۰

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان دین اس بارے میں کہ

کورنگ ٹاؤن میں ایک جگہ مسجد کیلئے وقف اور مختص کی گئی تھی۔ اس پر عوام کی دی ہوئی رقوم سے مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا اور تہہ خانہ تیار کر کے وہاں 30 دسمبر 1999ء سے باقاعدہ نمازوں کا آغاز کیا گیا اور 30 دسمبر 1999ء سے 28 اپریل 2006ء تک عرصہ 6 سال تک اس تہہ خانہ کا باقاعدہ مسجد کے طور پر استعمال ہوتا رہا اور ہر سال رمضان المبارک میں لوگ اعتکاف بھی بیٹھتے رہے۔ یہ بات ہر ایک جانتا ہے کہ اعتکاف مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں ہو سکتا۔

ان چھ سالوں کے دوران اس تہہ خانے کے اوپر والے حصہ میں مسجد کی تعمیر جاری رہی اور جب اوپر والی منزل کی تعمیر مکمل ہوئی تو 28 اپریل 2006ء سے نمازیں اوپر کے حصہ میں ادا کی جانے لگیں۔ ابتداء سے اس کے بارے میں متفقہ طور پر یہ طے پایا تھا نمازیں اوپر شفٹ کرنے کے بعد مسجد کے اس نچلے حصہ کو حفظ قرآن کریم اور دیگر دینی علوم کی لائبریری وغیرہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن تا حال یہ سلسلہ شروع نہیں ہو سکا۔

اسی دوران کورنگ ٹاؤن ہی میں دوسری جگہ اسلام آباد ماڈل سکول فار گرلز (بچیوں کا سکول) زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر کیلئے عرصہ دو تین سال درکار ہیں اس دورانیے میں سوسائٹی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک بچیوں کا سکول تعمیر نہیں ہو جاتا، مسجد کے اس نچلے حصہ کو سکول کے طور پر استعمال کیا جائے۔

اس حوالے سے آپ سے یہ دریافت کرنا مقصود ہے کہ

1۔ ایک جگہ جو مسجد کیلئے وقف اور مختص کی گئی، جس کی تعمیر کیلئے استعمال ہونے والا تعمیراتی میٹیریل یعنی سریا، سیمنٹ، ریت، بجری، اور فرش کے لئے ماربل وغیرہ اور لوگوں کی جانب سے دی جانے والی رقوم دینے والوں نے دیتے وقت مسجد ہی کی نیت سے دی تھیں، اب اس جگہ اور اس حصہ کو مسجد کے علاوہ سکول یا کسی اور مقصد کے لیے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے ؟

2۔ ایک جگہ جو ایک عرصے تک مسجد کے طور پر استعمال ہوتی رہی شرعاً اس کی حیثیت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے ؟

3۔ عورتوں کے نماز کیلئے مساجد آنے کو شریعت کس نظر سے دیکھتی ہے؟ اگر فتنہ کے موجودہ دور میں نمازوں کے لئے عورتوں کا مسجد آنے کی شریعت حوصلہ شکنی کرتی ہے تو سکول کے لیے بے پردہ عورتوں کی مسجد کے نچلے حصہ میں آمد و رفت کیسی ہے ؟ اور بالخصوص عورتوں کے مخصوص ایام میں سکول کی معلمات کا مسجد کے اس حصہ میں آنا کیسا ہے ؟

4۔ مسجد چونکہ اللہ کی عبادت گاہ ہے وہاں خاموشی اور یکسوئی درکار ہوتی ہے جبکہ مسجد کے حصے میں سکول کے قیام کے بعد شور و غل اور گھنٹیوں وغیرہ کی آوازوں کی وجہ سے مسجد کا تقدس پامال نہیں ہوگا ؟

5۔ نمازیں مسجد کے اوپر کے حصہ میں شفٹ ہو جانے کے بعد مسجد کے اس حصے کو شرعاً کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے ؟

المستفتی

محمد طاہر، دین محمد و دیگر نمازیان مسجد مذکورہ
کورنگ ٹاؤن سے اسلام آباد

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ مسجد بنانے سے پہلے اگر انتظامیہ یہ نیت کرے کہ مسجد کے نچلے حصہ میں مسجد کی دکانیں، گودام، رفاہ عامہ کی چیزیں جیسے لائبریری یا ہسپتال وغیرہ ہوگا اور بالائی حصہ پر مسجد ہوگی تو بوقتِ ضرورت اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ مسجد کا نچلا حصہ کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہ ہو پھر خواہ وہ نچلا حصہ مسجد یا مصالح مسجد کے لئے وقف ہو یا رفاہ عامہ پر وقف ہوتا ہم وقف ہو کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہ ہو۔

مندرجہ بالا تمہید کے بعد واضح ہو کہ سوال میں اس کی تصریح کی گئی ہے کہ ابتداہی سے متفقہ طور پر یہ طے پایا تھا کہ نمازیں اوپر منتقل کرنے کے بعد نچلے حصہ کو حفظ قرآن کریم اور دیگر دینی علوم کی لائبریری وغیرہ کے لئے استعمال کیا جائیگا اگر یہ بات واقعۃً درست ہے اور اس میں کوئی غلط بیانی نہیں ہے تو اس کی رو سے یہ نچلا حصہ مسجد شرعی نہیں بنا اس لئے اس میں کیا گیا اعتکاف بھی درست نہیں ہوا، نیز جب اس جگہ کے بارے میں شروع ہی سے متفقہ طور پر طے پایا تھا کہ اس جگہ کو حفظ قرآن کریم اور دیگر دینی علوم کی لائبریری کے لئے استعمال کیا جائیگا تو اس جگہ کو اس کام کے لئے ہی استعمال کرنا ضروری ہے، گرلز اسکول کے لئے اس کا استعمال درست نہیں۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات ترتیب وار لکھے جاتے ہیں:

۱......انتظامیہ کے لئے لوگوں سے چندہ لیتے وقت اپنے منصوبہ کا ذکر کرنا بہتر اور مناسب تھا، لیکن اگر اس کی وضاحت لوگوں کے سامنے نہیں کی تو یہ غیر مناسب تو کہلائیگا، لیکن جب شروع ہی سے انتظامیہ کا منصوبہ طے شدہ تھا تو اس کے مطابق عمل کرنے سے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

۲......جب مسجد عارضی ہو تو اس کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

۳،۴......پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت مسجد کے اس نچلے حصہ میں حفظ قرآن کریم کی درسگاہ اور دینی علوم کی لائبریری ہی بنانی ضروری ہے، گرلز اسکول بنانا درست نہیں کیونکہ گرلز اسکول بنانا وقف کے طے شدہ منصوبہ کے خلاف ہے البتہ اس نچلے حصہ میں گرلز اسکول بنانے کی ایک جائز صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اسکول کی انتظامیہ مسجد کے اس نچلے حصہ کو کرایہ پر حاصل کرے اور کرایہ بھی اس شہر اور اس علاقہ کے کرایوں کے مطابق ہو تو اس صورت میں درج ذیل شرائط کے پائے جانے کی صورت میں گرلز اسکول کی گنجائش ہے:

(۱) جیسے ہی دوسری جگہ کی تعمیر مکمل ہو جائے تو اس جگہ سے اسکول کو منتقل کردیا جائے۔

(۲) اسکول کا نظم اور آنے جانے کا وقت اس طرح ترتیب دیا جائے کہ نمازیوں کے ساتھ بے پردگی اور اختلاط نہ ہو اس صورت میں مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کا آنا نیز مخصوص ایام میں بھی آنا درست ہوگا۔

(۴) مسجد کے نچلے حصہ سے حاصل ہونے والے کرایہ کو ان مقاصد کے لئے محفوظ رکھا جائے جن مقاصد کے لئے یہ نچلا حصہ وقف ہے۔

البتہ انتظامیہ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مسجد کے احترام کو ہرگز پامال نہ ہونے دیں اور ایسا نظم ترتیب دیں جس سے مسجد میں آنے والے افراد کو تنگی اور پریشانی محسوس نہ ہو۔

اور اگر مذکورہ بالا شرائط موجود نہ ہوں تو اس صورت میں گرلز اسکول بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

۵......نمازیں مسجد کے اوپر کے حصہ میں منتقل ہوجانے کے بعد مسجد کے اس نچلے حصہ کو شرعاً ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے جن کے بارے میں انتظامیہ نے ابتداہی سے متفقہ طور پر طے کرلیا تھا کہ مسجد کے اس نچلے حصہ کو حفظ قرآن وغیرہ کے لئے استعمال کیا جائیگا۔

مسجد کے نچلے حصہ کو انہی مقاصد میں استعمال کرنا ضروری ہے جن کیلئے اس حصہ کو مختص کیا گیا تھا

فی الدر المختار : ۳۵۷/۴

واذا جعل تحته سردا بالمصالحة ای المسجد جاز کمسجد القدس ولو جعل لغیرها او جعل فوقه بیتا وجعل باب المسجد الی طریق وعزله عن ماله لایکون مسجداً.

وفی الشامیة : ۳۵۷/۴

ظاهره انه لافرق بین ان یکون البیت للمسجد أولا الا انه یؤخذ من التعلیل ان محل عدم کونه مسجدا فیها اذا لم یکن وقف علی مصالح المسجد وبه صرح فی الاسعاف فقال واذا کان الرداب والعلو لمصالح المسجد او کانا وقفا علیه صار مسجد اه.

وفی البحر الرائق: ۲۵۱/۵

(قوله ومن جعل مسجدا تحته سرداب او فوقه بیت وجعل بابه الی الطریق وعزله او اتخذ وسط داره مسجداو اذن للناس بالدخول فله بیعه ویورث عنه) لانه لم یخلص لله تعالیٰ لبقاء حق العبد متعلقا به والسرداب بیت یتخذ تحت الارض لغرض تبرید الماء وغیره کذا فی فتح القدیر وفی المصباح السرداب المکان الضیق یدخل فیه والجمع سرادیب اه وحاصل ان شرط کونه مسجدا ان یکون سفله وعلوه مسجد لینقطع حق العبد عنه لقوله

تعالیٰ وان المساجد لله بخلاف ما اذا كان السرداب او العلو موقوفاً لمصالح المسجد فانه يجوز اذلا ملك فيه لا حد بل هو من تتم مصالح المسجد فهو كسرادب مسجد بيت المقدس هذا هو ظاهر المذهب الخ. واللہ اعلم بالصواب

محمد طلحہ عبدالمالک
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳/۶/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ
۴/۶/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۴/۶/۱۴۲۶ھ